URDU Gif Format

چاشت کی روشنیاں داڑھیاں بڑھانے میں

لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی

۱۳۱۵ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

لمعۃ الضّحٰی فی اعفاء اللّحٰی

۱۳۱۵ھ

(چاشت کی روشنی داڑھیاں بڑھانے میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۲۲۷ از حیدر آباد ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۱۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولید کہتا ہے داڑھی منڈانا حرام نہیں الحرام ماثبت ترکہ بدلیل قطعی لاشبھۃ فیہ (حرام وُہ ہے جس کا چھوڑ دینا ایسی قطعی دلیل سے ثابت ہو کہ جس میں کوئی شک وشبہہ نہ پایا جائے۔ ت) حرام وہ جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریف میں تو اس کا کہیں حکم نہیں یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی[1] (اے میرے ماں جائے! میری داڑھی نہ پکڑ۔ ت) سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے لئے مفید البتہ پیدا ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھانا بعض وقت مضر ہوتا ہے، دشمن نے بڑی داڑھی پکڑ کر مارنا شروع کیا تو پٹنا ہی پڑا۔ سنن ابی داؤد میں یوں مروی ہے: عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء (دس کام فطرت میں سے ہیں، مونچھیں کترنا، داڑھی

---

[1] القرآن الکریم ۲۰/ ۹۴

طور پر) بیان کردو۔ ت) بھی ارشاد فرمایا، لہٰذا ایضاحِ حق وازاحتِ باطل واستیصالِ شبہات و استحصالِ دلائل کے لئے یہ چند **تنبیہیں** مکتوب اور مسلمانوں کے حق میں حضرت حق سے حق پر استقامت مطلوب، وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب (مجھے توفیق نہیں ہوسکتی سوائے اللہ تعالٰی کے فضل وکرم کے، اور میرا اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ت)

تنبیہِ اوّل: مسلمانو! تمہارے رسول اکرم سیّدِ عالم عالمِ اعلم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو رب عزوجل نے علمِ اوّلین وآخرین عطا فرمایا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر قرآن عظیم اتارا تبیانا لکل شیئ[1] ہر چیز کا روشن بیان، تفصیل کل شیئ[2] ہر شَے کی کامل شرح، مافرطنا فی الکتٰب من شیئ[3] ہم نے کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا، اس میں تمام احکام جزئیہ تفصیلیہ ہی نہیں بلکہ ازلاً ابداً جمیع کوائن وحوادث بالاستیعاب موجود ہیں، امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور پرنور سیّدِ عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کتاب اللہ فیہ نبأ ماقبلکم وخبر مابعدکم وحکم مابینکم۔ رواہ الترمذی[4]۔

قرآن اس میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شے کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا۔ ت)

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما فرماتے ہیں:

لوضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ۔ ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی

اگر میرے اونٹ کی رسّی گم ہوجائے تو قرآن عظیم میں اسے پالوں۔ (ابن ابی الفضل مرسی نے

عــه: ذکرالامام السیوطی ہذہ الآیۃ فی النوع الخامس والستین من کتابہ الاتقان مفیدا ان المراد بالکتاب القرآن ۱۲۔

امام سیوطی نے اپنی مشہور تفسیر الاتقان فی علوم القرآن کی پینسٹھویں نوع میں اس آیت کریمہ کا ذکر فرمایا ہے اور یہ فائدہ بیان فرمایا کہ (یہاں) آیت میں کتاب سے قرآن مجید مراد ہے ۱۲۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۱۶/ ۸۹ [2] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۱۱ [3] القرآن الکریم ۶/ ۳۸

[4] جامع الترمذی ابواب فضائل القرآن امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۱۴

نقل عنہ فی الاتقان[1]۔ اسے ذکر فرمایا؛ الاتقان میں ان سے نقل کیا گیا (ت)

امیر المومنین علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

لو شئت لاوقرت من تفسیر الفاتحۃ سبعین بعیرا[2]۔ میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستّر اونٹ بھروا دوں۔

ایک اونٹ کتنے من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کتنے ہزار اجزاء، حساب سے تقریبًا پچیس لاکھ جز آتے ہیں، یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی، پھر یہ علم علم علی ہے، اس کے بعد علم عمر، اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے، "ذھب عمر بہ تسعۃ اعشار العلم" عمر علم کے نو حصے لے گئے۔ کان ابوبکر اعلمنا ہم سب میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا۔ پھر علم نبی تو علم نبی ہے، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ غرض قرآن عظیم و فرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم، جس قدر فہم اسی قدر علم۔

وتلک الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا الا العٰلمون[3]۔ ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں مگر انہیں صرف علم والے ہی سمجھ سکتے ہیں (ت)

کہاوتیں ارشاد تو سب کے لئے ہوتی ہیں پر اُن کی سمجھ انھیں کو ہے جو علم والے ہیں، پھر علم کے مدارج بے حد متفاوت و فوق کل ذی علم علیم[4] (ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔ ت) عالم امکان میں نہایات نہایات حضور سید الکائنات علیہ وعلٰی آلہ افضل الصلوات والتحیات، ولہذا ارشاد ہوا:

انا انزلنا الیک الکتٰب بالحق لتحکم بین الناس بما ارٰک اللہ[5]۔ ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اتاری تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ فرمائیں جو کچھ آپ کو اللہ تعالٰی نے دکھا دیا ہے اسکی روشنی میں۔ (ت)

---

[1] الاتقان فی علوم القرآن النوع الخامس والستون مصطفی البابی مصر ۲/۱۲۶

[2] " " " " النوع الثامن والسبعون " " " ۲/۱۸۶

[3] القرآن الکریم ۲۹/۴۳

[4] " " ۱۲/۷۶

تو حضور کا جو کچھ حکم جو کچھ رائے جو کچھ طریقہ جو کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہے ان الی ربك المنتهی[1] (یقیناً تمھارے پروردگار کی طرف ہی ہر کام کی انتہا ہے۔ ت) سب قرآن عظیم میں ہے: ان ھو الا وحی یوحی[2] (وہ تو صرف وحی ہے جو ان پر کی گئی۔ ت) مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے علم تام و شامل سے جانا کہ آخر زمانہ میں کچھ بددین مکّار بدلگام فاجر ایسے آنے والے ہیں کہ ہمارا جو حکم اپنی اندھی آنکھوں سے بظاہر قرآن عظیم میں نہ پائیں گے منکر ہوجائیں گے،

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه ولما یاتهم تاویله کذلك کذب الذین من قبلهم فانظر کیف کان عاقبة الظلمین[3]

بلکہ انھوں نے اس کو جھٹلایا جس کو بذریعہ علم وہ احاطہ نہ کرسکے حالانکہ ابھی ان کے پاس اس کی کوئی تاویل نہیں آئی تھی، یونہی ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا پھر دیکھو ظالموں کا کیسا (عبرتناک) انجام ہوا۔ (ت)

لہٰذا حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا:

الا انی اوتیت القراٰن ومثله معه الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القراٰن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله کما حرم الله۔ رواه الائمة احمد والدارمی وابوداؤد والترمذی و ابن ماجة بالفاظ متقاربة عن المقدام بن معدیکرب رضی الله تعالٰی عنه۔

سُن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل، خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام مانو، حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اسی کی مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔ (ائمہ کرام مثلاً امام احمد، دارمی، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے تقریباً ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ ت)

---

[1] القرآن الکریم ۵۳/ ۴۲
[2] القرآن الکریم ۵۳/ ۴
[3] القرآن الکریم ۱۰/ ۳۹
[4] جامع الترمذی ابواب العلم ۲/ ۹۱ و سنن ابی داؤد کتاب السنة باب فی لزوم السنة ۲/ ۲۷۶
مسند احمد بن حنبل عن المقدام ۴/ ۱۳۱ و سنن ابن ماجه مقدمة الکتاب ص ۳
سنن الدارمی باب السنة قاضیة علی کتاب الله دار المحاسن القاهرہ ۱/ ۱۱۷